Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 6 | بدھ 8 رمضان 1418ھ 7 صلح 1377ہش 7 جنوری 1998ء

اہل تقویٰ اپنی زندگی غربت اور مسکینی سے بسر کرتے ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت پیدا ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 22)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے۔ جب خدا پر ایمان ہو پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہئے کہ ان راہوں کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔ وہ ایک ہی راہ ہے۔ جس پر جس قدر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چل کر خدا تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتہ یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔

اور دوسرا مرتبہ خدا تعالیٰ کی جمالی تجلی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو (دین حق کی) اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے، جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔

جس نیکی کو دوسرے لوگ بڑی مشقت اور بوجھ سمجھ کر کرتے ہیں۔ یہ ایک لذت اور سرور کے ساتھ اس کو کرنے کی طرف دوڑتا ہے۔ جیسے لذیذ چیز بچہ بھی شوق سے کھا لیتا ہے۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اس کی پاک روح اس پر اترتی ہے۔ پھر نیکیاں ایک لذیذ اور خوشبو دار شربت کی طرح ہوتی ہیں۔ وہ خوبصورتی جو نیکیوں کے اندر موجود ہے اس کو نظر آنے لگتی ہے اور بے اختیار ہو ہو کر ان کی طرف دوڑتا ہے۔ بدی کے تصور سے بھی اس کی روح کانپ جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 266)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان۔

از یکم جولائی 1998ء تا 30-جون 2001ء

○ جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30- جون 1998ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں یکم جولائی 1998ء تا 30- جون 2001ء کیلئے عہداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کیلئے 15- اپریل 1998ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کیلئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

نکاح

○ مکرم چوہدری منیر احمد خلیل صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب پروفیسر گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کا نکاح ہمرہ عزیزہ طاہرہ منیر صاحبہ بنت چوہدری منیر احمد صاحب ریٹائرڈ آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر عبدالرشید طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 97-12-21 فیصل آباد میں پڑھا بارات اسی روز ربوہ سے فیصل آباد گئی تھی۔ مورخہ 97-12-22 کو چوہدری خلیل احمد صاحب نے اپنے مکان محلہ دارالنصر غربی میں ولیمہ بصورت عصرانہ کا انتظام کیا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اپنی تربیت کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تبدیلیاں پیدا کرنے میں (احمدیہ ٹیلی ویژن) بھی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا ہم نے انگلستان میں عملاً تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ شروع میں بعض شہروں میں بڑی کثرت کے ساتھ ایسے گھر تھے جن میں (احمدیہ ٹیلی ویژن) کا انٹینا نہیں لگا ہوا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔ صرف چند ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ جزاء دے انصار اللہ کے اس وقت کے صدر صاحب کو انہوں نے یہ مہم اپنے ذمہ لی اور اس سکیم کو کامیاب کرنے کے لئے کچھ قرضے بھی ان کو میں نے مہیا کئے۔ ہر شہر، ہر گھر میں (احمدیہ ٹیلی ویژن) کا انٹینا لگ جائے اور اللہ کے فضل سے بڑی بھاری اکثریت کے گھروں میں یہ انٹینے لگ چکے ہیں اور ان کے خاندانوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ان کے بڑے بھی اور ان کے بچے بھی جن کا کوئی بھی جماعت سے تعلق نہیں تھا بے اختیار جماعت کے اوپر الٹے پڑتے ہیں۔ اب یہاں بھی کل آپ نے وہ نغمہ سنا تھا جو غالباً سردم سارا اچھی چھی اے" وہ یہاں کی بچیوں نے (احمدیہ ٹیلی

باقی صفحہ 7 پر

خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ اور وفاداروں کیلئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

7 صلح 1377 ہش 7 جنوری 1998ء

گناہ سے متنفر ہونے کی صورت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"یہ بات کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد طبیعت گناہ سے متنفر ہو جاتی ہے یہ بات آسانی اور صفائی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ دیکھو سنکھیا ہے یا اور زہریں ہیں یا بعض زہریلے جانور ہیں۔ انسان ان سے کیوں ڈرتا ہے۔ صرف اس لئے کہ تجربے نے بتادیا ہے کہ اس درجہ پر یہ زہر ہلاک کر دیتے ہیں۔ بہتوں کو زہر کھا کر ہلاک ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے طبیعت اس طرف نہیں جا سکتی بلکہ ڈرتی ہے۔ جبکہ یہ بات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ قسم قسم کے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر راستہ میں ایک پیسا پڑا ہوا ہو تو جھک کر اس کو اٹھالے گا۔ حالانکہ تھوڑے سے اعلان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ پیسا کس کا ہے"

جہاں تک گناہوں سے طبیعت کے متنفر ہونے کا سوال ہے یہ بات جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے آسانی اور صفائی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ اس کے دو پہلو ایسے ہیں جن پر قلیل سا غور بھی کیا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ گناہ برائی ہی کا نام ہے اور کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ فلاں کام برا ہے اسے طبعاً کرنا نہیں چاہتا۔ مجبوریاں آڑے آجائیں تو اور بات ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ خدا تعالیٰ بری بات کو پسند نہیں کرتا۔ اور چونکہ پسند نہیں کرتا اس لئے اگر بری بات کی جائے تو سزا کا امکان ہے۔

پس یہ دونوں باتیں سامنے رکھی جائیں تو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کا بھی اظہار ہوتا ہے اور گناہ سے طبیعت متنفر بھی ہو جاتی ہے۔ ڈر انسانی فطرت کا ایک ایسا پہلو ہے کہ اسے برائیوں سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ڈر تقویٰ کا انتہائی اہم عنصر ہے۔ جہاں تقویٰ میں یہ بات شامل ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے محبت کرے وہاں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس سے ڈرے۔ خدا تعالیٰ سے محبت بھی گناہ سے متنفر کرتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کو تو نیکیاں ہی پسند ہیں اور خدا تعالیٰ سے ڈر بھی گناہ سے متنفر کرتا ہے کیونکہ کوئی انسان یہ نہیں چاہتا کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ملے اور سزا سے بچنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ جو چیز خدا کو پسند نہیں اس کے قریب بھی نہ جایا جائے۔ اس سے اس طرح ڈرا جائے جس طرح انسان زہر سے ڈرتا ہے۔

پس طبیعت کو گناہ سے متنفر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہونا چاہئے اور تقویٰ کی ماہیت کو سمجھ لینے کی ضرورت ہے۔ کہ اس میں محبت بھی ہے اور ڈر بھی ہے اور یہ دونوں باتیں انسان کو گناہ سے دور رکھتی ہیں۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے وہ ہر برائی سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور ہماری طبیعت ہمیشہ گناہ سے متنفر رہے۔

شام کے وقت پوچھتے ہو بھاؤ
صبح کے وقت اَور تھا اب اَور
آخر اک دن گزر گیا ہے ' نا
بھاؤ کے بھی بدل گئے ہیں طور
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
کیوں بدلتے ہیں بھاؤ اب فی الفور

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب لجنہ اماء اللہ پاکستان)

حضرت بانی سلسلہ کے صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صاحبزادی حضرت بو زینب صاحبہ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔ آپ نے خدا کے فضل سے بھرپور دینی خدمات کی زندگی بسر کی۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں کئی حیثیتوں سے خدمات کے بعد جماعتی لحاظ سے پہلے نائب ناظر امور عامہ پھر ناظر امور عامہ۔ امور خارجہ ' زراعت ' ضیافت کے علاوہ ناظر اعلیٰ اور صدر صدر انجمن احمدیہ کے طور پر یادگار خدمات کی توفیق پائی۔ امیر مقامی کی حیثیت سے آپ کا دور طویل ترین تھا۔ آپ نے پوری صلاحیت ' خلوص ' ایثار اور وفا شعاری کے ساتھ بڑے حوصلہ ' تدبر ' فہم و فراست اور ذہانت سے تمام ذمہ داریاں نبھائیں۔ بطور صدر مجلس مشاورت انتہائی خوبی اور خوبصورتی سے فرائض ادا فرماتے رہے۔ کم گو تھے مگر ضرورت کے وقت غیر محتاط الفاظ کا بڑی سختی سے فوراً نوٹس لیتے۔

حضرت بانی سلسلہ کی کئی پیش خبریوں کے مصداق ' شب زندہ دار ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے والے بزرگ انسان تھے۔ امامت کے ساتھ وابستگی و عقیدت میں ایک مثال تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے آپ کو ایک ننگی تلوار سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ امامت کے وقار اور احترام کے خلاف کسی قریبی یا عزیز ترین فرد کو بھی زبان کھولنے کی اجازت نہ دیتے اور ہمیشہ غیر مشروط اطاعت و فرمانبرداری کے لئے مستعد رہتے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا وجود بلاشبہ ایک مبارک اور سعید وجود تھا۔ جس نے تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی میں گذاری اور آخر کامل سرخروئی کے ساتھ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ خداوند کریم اپنے حضور آپ کے درجات عالیہ کو بلند سے بلند تر فرماتا رہے (آمین)

ہم اس موقع پر حضرت امام جماعت الرابع ' حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ ' حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں ' بہنوں نیز جملہ اقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا ہر قدم پر حافظ و ناصر ہو۔ اور صبر جمیل بخشے۔ (آمین)

(ہم ہیں ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان - ربوہ)

OOO

منجانب مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ

ہم نمائندگان مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں نافلہ حضرت بانی سلسلہ حضرت صاحبزادہ منصور احمد صاحب۔ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی وفات حسرت آیات پر گہرے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات والا صفات ہمہ جہت خوبیوں کی مالک تھی۔ آپ اعلیٰ قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ سادگی و انکساری کے پیکر تھے... دل کے بادشاہ۔ دین کے نڈر سپاہی ' ظاہر و باطن میں یگانگت۔ حاجت مندوں کی مدد کے لئے بے چین اور کارکنان سلسلہ کے لئے پدرانہ شفقت رکھنے والے وجود تھے۔ آپ خاندانی وجاہت اور قدرتی رعب سے مالا مال تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے نہایت نازک حالات میں جماعت احمدیہ پاکستان کی قیادت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کی وفات جماعت کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خلا کو اس الٰہی سلسلہ کے لئے بہتر رنگ میں پر فرمائے۔ (آمین)

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ آپ 1911ء میں قادیان میں پیدا ہوئے اور ساری عمر کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ 1962ء میں آپ نائب ناظر امور عامہ مقرر ہوئے پھر 1964ء میں ناظر امور عامہ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1971ء میں آپ کو ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا اور 1984ء میں صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کا عہدہ جلیلہ بھی آپ کے سپرد کیا گیا۔ آپ کی غیر معمولی انتظامی صلاحیتوں اور فہم و فراست کی وجہ سے نظارت ضیافت اور نظارت زراعت کی ذمہ داریاں بھی آپ کے سپرد کی گئیں یہ تمام ذمہ داریاں آپ نے تادم آخر بطریق احسن سرانجام دیں۔ حضرت بانی سلسلہ کی بعض بشارات جو آپ کے والد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق تھیں آپ کی ذات میں پوری ہوئیں۔ جیسے خلاف توقع عمر حاصل ہونا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا منصور احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے خلاف توقع خاندان حضرت بانی سلسلہ کے مرد حضرات میں سے سب سے زیادہ لمبی زندگی عطا فرمائی۔ جو 86 سال بنتی ہے خلاف توقع امارت ملنے کا نشان بھی آپ کی ذات میں ظاہر ہوا۔ جماعت کی تاریخ میں ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے جلیل القدر عہدوں پر سب سے زیادہ لمبا عرصہ تک متمکن رہنے کی سعادت پائی۔ آپ 45 مرتبہ امیر مقامی مقرر ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن تشریف لے جانے کے بعد مسلسل 13 سال تک امیر مقامی رہے جو ایک غیر معمولی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

(بازگشت)

گذشتہ دنوں ڈاکٹر انعام اللہ خاں جن کا تعلق مؤتمر عالمی اسلامی سے تھا وفات پا گئے۔ 1955ء میں جب غانا میں نوجوانوں کے متعلق ایک کانفرنس بلائی گئی تھی۔ اور پاکستان سے مکرم انعام اللہ خاں صاحب وہاں گئے تھے تو مجھے محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے اطلاع ملی تھی کہ مکرم انعام اللہ خاں صاحب غانا جا رہے ہیں اور اس سلسلے میں ہدایت یہ تھی کہ میں غانا جا کر ان سے ملاقات کروں۔ چنانچہ میں نائیجیریا سے غانا گیا۔ کانفرنس میں شرکت کی اور مکرم انعام اللہ خان صاحب سے ملا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ پاکستان واپس جاتے ہوئے وہ نائیجیریا بھی تشریف لائیں اور خاکسار کو میزبانی کا شرف عطا کریں انہوں نے میری یہ درخواست قبول کر لی اور نائیجیریا احمدیہ مشن ہاؤس میں تقریباً ایک ہفتہ قیام کیا۔ اس کے بعد جب پاکستان واپس آکر میں نے ماہنامہ تحریک جدید کا اجرا کیا تو انہیں اپنا پرچہ باقاعدگی کے ساتھ بھیجنا شروع کر دیا۔ ان کا بھی ایک چھوٹا سا پرچہ شائع ہوتا تھا جو وہ مجھے بھیجا کرتے تھے۔ اس طرح وہ تعلق جو غانا جا کر ان سے پیدا ہوا اور جو ان کے نائیجیریا آکر مشن ہاؤس میں قیام کرنے سے مضبوط تر ہو گیا وہ جاری رہا۔ 1976ء میں میں سیرالیون جا رہا تھا تو کراچی میں میں نے انہیں فون کر کے اپنے کراچی آنے کی اطلاع دی۔ اس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور مجھ سے چاہا کہ میں ان سے ملوں۔ چنانچہ میں ان سے ملنے کے لئے گیا اور انہوں نے مجھے اپنا قائم کردہ ایک سکول بھی دکھایا۔ بڑی محبت سے پیش آئے اور بہت گہری دوستی کا اظہار کیا۔ جب وہ نائیجیریا تشریف لائے تھے تو نہ صرف عمائدین سے بلکہ حکومت کے اعلیٰ افسران سے بھی میں نے ان کی ملاقات کروائی۔ جب ہم حکومت کے انگریز چیف سیکرٹری کے دفتر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ چیف سیکرٹری صاحب خود ٹائپ رائٹر اپنی میز پر رکھے کچھ ٹائپ کر رہے تھے۔ کہنے لگے کہ اگرچہ بہت سا کام تو ٹائپسٹ کرتا ہے لیکن بعض خطوط ایسے ہوتے ہیں جو ٹائپسٹ کو دینے مناسب نہیں سمجھے جاتے۔ اس لئے وہ میں خود ٹائپ کرتا ہوں۔ اس کے بعد کئی دیگر افسران حکومت سے ان کے دفاتر میں ملاقات ہوئی۔ اور لیگوس کے مقامی بادشاہ سے جب ملاقات کا انتظام کیا گیا تو انہوں نے بعض دیگر عمائدین کو بھی اپنے محل میں بلا لیا اور مجھ سے انہوں نے کہا کہ میں مکرم انعام اللہ خان صاحب سے تمام عمائدین کا تعارف کراؤں۔ چنانچہ اس تعارف کی تقریب کی ایک تصویر میرے پاس موجود ہے جو میں نے کاغذی ہے پیرہن کی صورت میں ایک مضمون کے لئے استعمال بھی کی تھی۔ کاغذی ہے پیرہن میں جو کچھ لکھا گیا تھا وہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

جس تصویر کا تعارف کروا رہا ہوں وہ ان دو میں سے ایک ہے جو ہز ہائی نس اوبا آڈے نیجی اڈیلے ثانی کے محل میں لی گئی تھیں۔ ایک تصویر لیگوس کے عمائدین کے مجمع کی تھی اور دوسری سٹیج کی۔ یہ وہ تصویر ہے جو سٹیج سے تعلق رکھتی تھی اس پر بائیں جانب مکرم انعام اللہ خان صاحب سیکرٹری جنرل مؤتمر عالم اسلامی اور ان کے آگے ہز ہائی نس اوبا آڈے نیجی آڈیلے ثانی جو لیگوس کے "بادشاہ" تھے۔ اور اس سے آگے خاکسار نسیم سیفی بیٹھا ہے مجھے مرکز سے اطلاع ملی کہ غانا میں عالمی یوتھ کانفرنس ہو رہی ہے اس میں شرکت کے لئے پاکستان سے مکرم انعام اللہ خان صاحب سیکرٹری جنرل موتمر عالم اسلامی جا رہے ہیں میں ان سے ملوں۔ چنانچہ میں نائیجیریا سے غانا گیا اور وہاں کانفرنس میں مختصر سی شرکت کے بعد مکرم انعام اللہ خان صاحب سے ملا۔ اپنا تعارف کروایا۔ جماعت کو تو وہ پہلے جانتے ہی تھے۔ میں نے ان سے گذارش کی کہ واپسی پر اگر ممکن ہو تو دو چار روز ہمارے پاس نائیجیریا میں ٹھہریئے۔ آپ مان گئے چنانچہ ہم دونوں واپس نائیجیریا آئے تو مکرم انعام اللہ خاں صاحب کم و بیش ایک ہفتہ احمدیہ مشن ہاؤس میں قیام پذیر رہے۔ میں نے انہیں نہایت سنجیدہ متین اور نوجوانوں کا خیر خواہ پایا۔ اگرچہ اس عرصہ میں گفتگو بہت کم ہوئی لیکن ایک دوسرے کو دیکھنے اور دوسرے کے متعلق بہت کچھ معلوم کرنے کا موقع ملا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ احمدیہ مشن کے کام سے خاصے متاثر ہیں۔ میں بھی ان کی شخصیت سے متاثر ہوا۔ اور یہ ایام احمدیہ مشن ہاؤس میں گذار کر وہ واپس پاکستان تشریف لائے۔ کچھ عرصہ بعد میں بھی پاکستان واپس آ گیا۔ تحریک جدید کے لئے میں نے ماہنامہ تحریک جاری کیا تو انعام اللہ خان صاحب کے نام بھی بھیجنا شروع کر دیا چنانچہ ان کا بھی ایک مختصر سا جریدہ جو نہایت باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا تھا مجھے ملنا شروع ہو گیا۔ اب کی بات کا تو مجھے علم نہیں لیکن اس وقت اس جریدے میں ہمارے خلاف کبھی کچھ نہیں لکھا جاتا تھا۔ یہ جو میں نے کہا ہے کہ اب کی بات کا تو مجھے علم نہیں یہ اس لئے کہ میں نے سنا ہے کہ ایک دفعہ ان کی کسی تقریب میں سابق صدر ضیاء الحق نے احمدیہ جماعت کے خلاف بھرپور بیان دیا تھا جس سے خیال آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ان کے خیالات بھی بدل گئے ہوں۔ 1976ء میں جب میں پاکستان سے سیرالیون جانے کے لئے کراچی میں قیام پذیر تھا تو میں نے مکرم انعام اللہ خان صاحب کو فون کیا اور ان سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے۔ آ جایئے۔ میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھے اپنا

باقی صفحہ 5 پر

انٹرویو-یوسف سہیل شوق

برازیل کے نواحمدی الے ساندرو گارسیا عبدالرشید

27 سالہ خوبصورت دبلے پتلے تیکھے نقوش والے الے ساندرو گارسیا عبدالرشید Alesandro Garcia برازیل کے وہ پہلے مرد ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی ہے یہ سائنس سکول کے تعلیم یافتہ ہیں انہوں نے 1990ء کے لگ بھگ احمدیت قبول کی۔ ان سے پہلے ایک محترم خاتون آمینہ صاحبہ احمدیت قبول کر چکی ہیں۔

مکرم الے ساندرو گارسیا عبدالرشید صاحب نے بتایا کہ وہ دانتوں کا میٹیریل بنانے والی ایک فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ جہاں سٹاک کنٹرول اور سپلائی کا شعبہ ان کے سپرد ہے۔

انہوں نے بتایا کہ 1989ء میں جماعت احمدیہ سے ان کا رابطہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کا مشن یہاں پر 1985ء سے قائم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جہاں وہ کام کرتے ہیں وہاں پر بعض اوقات مذہب کے معاملات پر گفتگو ہوتی اور کئی مذاہب زیر بحث آتے رہے۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں اخبار میں اعلان چھپا کہ کسی نے معلومات حاصل کرنی ہوں تو اس پتے پر رجوع کرے۔ ان کے کسی دوست نے بتایا کہ یہاں پر بھی ایک مرکز قائم ہوا ہے تو انہوں نے ایڈریس حاصل کیا اور جماعت احمدیہ کے مشن میں آنا جانا شروع کیا۔

ان سے پوچھا گیا کہ احمدیہ مشن سے رابطے سے پہلے مذہب کے بارے میں آپ کا کیا تصور تھا؟ انہوں نے بتایا کہ بہت غلط تصورات رائج تھے۔

ان سے پوچھا گیا کہ احمدیہ مشن میں آپ کا کن سے رابطہ ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ مکرم محمد یوسف یاؤسن صاحب جو گھانا سے تعلق رکھتے ہیں اور ربوہ سے شاہد پاس کر کے مربی سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے سینیئر مربیان میں شامل ہیں۔ وہ برازیل میں مربی انچارج تھے۔ ان سے سب سے پہلے رابطہ ہوا۔

مکرم عبدالرشید صاحب نے بتایا کہ جب میں احمدیہ مشن ہاؤس گیا تو میرا کھلے بازوؤں سے استقبال کیا گیا۔ میری آمد پر بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور میری بڑی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس سے میں نے احمدیہ مشن ہاؤس آنا جانا شروع کیا۔ اس طرح ان سے دوستی کا تعلق قائم ہوا۔ مکرم یوسف یاؤسن صاحب وہاں نئے آئے تھے۔ زبان کی بھی پرابلم تھی۔ میں ان کی مدد کرتا رہا۔ کوئی ضرورت ہوتی تو پوری کر دیتا۔ اس طرح سے میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کر دیں ایک دن مکرم یوسف یاؤسن صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ اب جبکہ آپ کو سب کچھ علم ہو گیا ہے تو بیعت کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں حیران ہوا کہ کیا میں اب تک احمدی نہیں ہوا؟ مجھے علم نہیں تھا کہ اس میں بیعت بھی ضروری ہوتی ہے۔ تاہم پھر میں نے بیعت کر لی۔ مربی سلسلہ نے بھی مجھ پر زور نہیں دیا۔ ہاں بڑی نرمی سے مجھے سمجھاتے رہے۔ ان کے اس طرز عمل کا میرے دل پر گہرا اثر تھا۔

ان سے پوچھا گیا کہ ابتدائی رابطے کے کتنی دیر کے بعد آپ نے احمدیت قبول کی تو انہوں نے جواب میں کہا پوری طرح یاد نہیں۔ ایک یا ڈیڑھ سال کے عرصے میں نے باضابطہ بیعت کر لی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس سے قبل برازیل میں سسٹر آمینہ نے بیعت کی تھی۔ ان کو یہ بھی شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے کلام الٰہی کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ کیا۔ برازیل میں پرتگیزی زبان بولی جاتی ہے۔ یہی یہاں کی قومی زبان ہے۔ اس کے علاوہ ان کو برازیل میں مزید لٹریچر کا ترجمہ کرنے کی بھی سعادت ملی۔ ان کے بعد برازیل میں یہ دوسرے مقامی باشندے تھے اور پہلے مرد تھے جنہوں نے احمدیت قبول کی۔ اگرچہ اس سے پہلے انگولا (افریقہ) کے ایک نوجوان نے جو برازیل میں مقیم تھے احمدیت قبول کی تھی۔

مکرم عبدالرشید صاحب سے دریافت کیا گیا کہ احمدیت کی کن خوبیوں نے آپ کو متاثر کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے زیادہ مجھے جس چیز نے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ احمدیت تمام مذاہب کی عزت کرتی ہے۔ بھائی چارے کی تعلیم پیش کرتی ہے۔

ان سے پوچھا گیا کہ احمدی ہونے کے بعد والدین اور گھر کی طرف سے کوئی مخالفت ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا کہ مخالفت تو نہیں ہوئی البتہ حیرت کا اظہار ضرور کیا گیا۔ دین کا جو عام تصور تھا اس کے پیش نظر مجھے پوچھا جاتا رہا کہ میں نے کیوں اس مذہب کو قبول کیا؟ پھر آہستہ آہستہ جب ان کو بتایا گیا تو ان کے خیالات بہت بدل گئے۔

مکرم عبدالرشید صاحب کے والد فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی والدہ حیات ہیں۔ 3 بہنیں اور یہ دو بھائی ہیں۔ دو بہنیں اور بھائی ان سے چھوٹے ہیں۔

ان سے سوال کیا گیا کہ آپ آج کل جماعت احمدیہ کی کیا خدمات بجالا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں آج کل جماعت احمدیہ برازیل کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دے رہا ہوں۔ میرے پاس لائبریری کا شعبہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ مشن ہاؤس میں جن خدمات کی بھی ضرورت ہوتی ہے وہ میں ادا کرتا ہوں۔

مکرم وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ برازیل جو ان کے ساتھ آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ خدا کے فضل سے مکرم عبدالرشید صاحب بہت مخلص احمدی ہیں۔ ہر قسم کی خدمت کے لئے ہمیشہ صف اول میں ہوتے ہیں۔ اور عملاً مشن ہاؤس کا دایاں بازو ہیں۔ جماعت کے بارے میں جو اعتراضات آتے ہیں ان خطوط کا جواب نہایت عمدگی سے دینے کا کام ان کے سپرد ہے۔ اس طرح سے علمی اعتبار سے بھی ان کا ذوق بہت اعلیٰ ہے۔ ایک بار حضرت امام جماعت الرابع کے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ

احمدی بیگم لاہور

ازل سے زندگی اور موت کا انسان سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر روز انسان پیدا بھی ہوتے ہیں اور ہر روز روئے زمین پر مرتے بھی ہیں۔ مگر بعض وجود اس قدر خوبصورت زندگیاں گزار کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہیں کہ ان پر رشک آتا ہے یقیناً ان کے نمونے قابل تقلید ہوتے ہیں۔ دوران سال کچھ ایسی ہی محترم ہستیاں ہم سے بچھڑیں جن کا ذکر خیر ہم نے اپنی روایات کے مطابق لکھ کر بھی کیا اور زبانی بھی کیا۔ ان میں ایک محترمہ ثریا بیگم صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور بھی ہیں۔ جن کی مخلصانہ زندگی کا گہرا اثر دلوں پر ہے۔

میرا اور ان کا تقریباً 30 سال ساتھ رہا۔ بہت قریب سے ان کو دیکھا اور کئی بار ان سے کہا کہ آپ پر مجھے رشک آتا ہے۔ 1964ء کا زمانہ تھا لاہور میں دارالذکر کی تعمیر ہوئی تو لجنہ نے ایک کمرہ اپنے دفتر کے لئے طلب کیا۔ اس درخواست پر زیر تعمیر عمارت کا ایک چھوٹا سا کمرہ مل گیا آفس سیکرٹری طاہرہ طلعت صاحبہ بنائی گئیں۔ مگر چند ماہ بعد انہوں نے اپنی ذاتی مجبوریوں کی بناء پر آفس کے کام سے معذرت کر دی۔ ان کے بعد عزیزہ خورشید صاحبہ نے آفس کا کام سنبھالا جو اس وقت میرے ساتھ نائبہ سیکرٹری تعلیم کا کام بھی کر رہی تھیں۔ لجنہ لاہور نے 64-1965ء کا جو لائحہ عمل مقامی شائع کیا تھا اس میں لڑکیوں کا سکول کھولنے کی ذمہ داری شعبہ تعلیم پر ڈالی گئی تھی۔ للذا شعبہ تعلیم نے اسی فرض کی ادائیگی کے لئے تگ و دو شروع کر دی۔ کام مشکل تھا کئی مراحل درپیش تھے ہر روز ہی گھروں سے نکل کر کام کرنا ہوتا تھا عزیزہ خورشید صاحبہ نے دفتر کی مصروفیت کے ساتھ شعبہ تعلیم کی نائبہ سیکرٹری کے طور پر بہت تعاون دیا مگر 1965ء میں جب سکول کا قیام عمل میں آگیا تو انہوں نے بھی اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی مصروفیات کی وجہ سے دفتر کے کام سے معذرت کر دی۔ صاجزادی امتہ العزیز بیگم صاحبہ صدر لجنہ لاہور نے ارشاد فرمایا کہ "ایسی آفس سیکرٹری تلاش کریں کہ جو لمبا عرصہ کام کر سکے۔" چنانچہ سب سے پہلے جو نام سامنے آیا وہ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ کا تھا۔ سیدہ محترمہ صذر صاحبہ لجنہ لاہور نے اس کی منظوری عطا فرمائی اور ثریا بیگم نے کام شروع کر دیا۔ مگر اب پھر ایک مرحلہ پیش آ گیا۔ دارالذکر کا جو کمرہ دفتر کے استعمال کے لئے ملا تھا وہ اب چھوٹا لگنے لگا کام کی رفتار بڑھ رہی تھی ادھر مردوں نے بھی اس کمرے کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ چنانچہ بعد از غور و خوض لجنہ نے فیصلہ کیا کہ اپنا دفتر تعمیر کیا جائے۔ اس کی تمام کارروائی کا کام خاکسارہ کے سپرد ہوا اور تقریباً دو سال کا عرصہ اس کی تعمیل پر لگا۔ یہ اب صرف دفتر کا کمرہ نہیں تھا بلکہ دارالذکر کی بالائی منزل پر حسب فیصلہ امیر صاحب یہ بنانا تھا چنانچہ دفتر کے کمرہ کے علاوہ میٹنگ روم' مہمان خانہ تین باتھ روم' ایک کچن' اور صحن اور سٹور پر مشتمل یہ عمارت لجنہ لاہور نے تعمیر کی۔ اس تعمیر کے دوران ثریا بیگم صاحبہ نے جو تعاون دیا وہ انتہائی قابل تعریف تھا بلکہ شائد میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اگر ان کا یہ تعاون حاصل نہ ہوتا تو میرے لئے اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا۔ ہفتہ میں دو بار بسا اوقات تین چار بار بھی سیدہ صدر صاحبہ کو رپورٹ دینے کے علاوہ بعض ضرورتوں کے تحت ان کے پاس مشورہ کے لئے جودھال بلڈنگ جانا ہوتا تھا۔ کسی وقت اگر ان ذمہ داریوں سے میں کسی قسم کی سستی کا اظہار کر دیتی تو ثریا صاحبہ پہلے غور سے دیکھتیں اور پھر دلکش انداز میں کہتیں۔ اچھا چلیں اٹھیں کام تو کرنا ہی ہے میں ساتھ چلتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ برقعہ تھما دیتیں اور میری ہمت استوار ہو جاتی اور پھر کام میں پتہ بھی نہ چلتا کہ کتنا وقت ہم نے صرف کیا ہے۔ لجنہ لاہور کی تمام عہدہ داران اور ممبرات نے پورا تعاون دیا۔ فنڈ اکٹھا کر کے لاتیں زیر تعمیر عمارت کو محبت بھری نظروں سے دیکھتیں اور دعائیں کرتیں۔ اور ان کا یہ طرز عمل ہماری ہمت بندھاتا۔ یہ عمارت مکمل ہوئی دفتر اس میں منتقل ہوا۔ اس کی ضروریات کے لئے پردے۔ فرنیچر' برتن اور دیگر اشیاء حلقہ جات سے آنے لگیں تو ان کو سنبھالنا ان کی فہرستیں بنانا ریکارڈ رکھنا یہ سب کام ثریا صاحبہ کے سپرد ہوا۔ پھر جلسہ قادیان کے لئے کراچی وغیرہ کے علاوہ دیگر ممالک سے آنے والی مہمان خواتین کو اسی عمارت کے نہ صرف مہمان خانہ میں ہی ٹھہرایا جاتا بلکہ تعداد کے لحاظ سے دیگر کمرے بھی ان کے استعمال میں لائے جاتے۔ ان کے کھانے پینے اور آنے جانے کا انتظام تو جماعت کرتی تھی مگر ان کا رکھ رکھاؤ آرام سہولت کے لئے ثریا بیگم کی ڈیوٹی ہوتی اور مدتوں یہ کام ہوتا رہا۔ یہ بے آرام ہوں۔ بیمار ہوں کچھ بھی ہو کام سے منہ نہ موڑتیں اور جب دیکھو ہشاش بشاش خدمت میں مصروف نظر آتیں دن رات جلسہ سالانہ قادیان کے دنوں میں ان کا قیام لجنہ کی اسی عمارت میں ہوتا اور اتنی بڑی تمام ذمہ داریاں سلیقہ سے نبھاتی نظر آیا کرتیں کبھی کوئی شکایت نہ ملتی بلکہ مہمان خواتین جب رخصت ہوتیں تو ان کی زبردست مداح ہوتیں۔

ثریا بیگم صاحبہ ہر عہدہ دار کی دست راست تھیں کیونکہ دفتر کی انچارج ہونے کی وجہ سے سبھی اراکین عاملہ کو ان کی ضرورت رہتی تھی اور حلقہ جات کی عہدہ داران کا بھی دفتر سے تعلق رہتا تھا۔ لجنہ لاہور کا بفضل خدا کام دن بدن بڑھتا گیا تو اب ضرورت محسوس ہوئی کہ دفتر میں ایک اور آفس سیکرٹری ہوں چنانچہ مکرمہ انیسہ حبیب صاحبہ کا چناؤ ہوا۔ مگر ثریا بیگم صاحبہ اپنے فرائض اسی انداز سے ادا کرتی رہیں۔ اب کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر کی شکایت ہو گئی تھی مگر کام سے منہ نہ موڑتی تھیں تقریباً چھ سال پیشتر مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ صدر لجنہ لاہور نے ایک موقعہ پر ثریا کو مستعدی سے کام کرتے دیکھا تو مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں "ہم تو کئی عوارض کا شکار ہو گئی ہیں مگر خدا کے فضل سے ثریا ٹھیک اور مستعد ہیں ان کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ان کی صحت ٹھیک رہے۔"

دفتری امور کی انجام دہی کے علاوہ وقف عارضی ہر سال کرتیں۔ وفات سے چند روز پیشتر شوہر کے ہمراہ کسی دیہی علاقہ میں وقف گزار کر آئی تھیں اور اب پھر جانے کی تیاری میں تھیں۔ بلڈ پریشر دن بدن بڑھ رہا تھا مگر کام کی لگن اسی طرح تھی۔ چہرے پر وہی عزم' ہمت خلوص کی جھلک' نصف شب کو دیکھیں تو سربسجود۔ کلاس کے لئے لڑکیاں بھجوانی ہیں تو ثریا ان کی نگران اور کئی بار ربوہ میں جو کلاس ہوتی تھی اس پوری کلاس کی نگرانی ان کے سپرد مرکز نے کی۔ کھیلوں کے مقابلہ جات میں لاہور کی لڑکیوں نے حصہ لینے کے لئے ربوہ جانا ہے تو ثریا ان کی نگران ہیں۔ غرضیکہ ہماری بہن ثریا بیگم نے متاثر کن زندگی دینی لحاظ سے گزاری اور دونوں بیٹیوں ستارہ مظفر اور نسرین اور اکلوتے بیٹے شکور کے دلوں میں بھی یہ خلوص بھر دیا۔ شوہر محترم مرزا عبدالقیوم صاحب بھی مطمئن رہے اور اب بھی ان کا ذکر بہت احترام کے جذبات سے کرتے ہیں۔

میرے ساتھ اس قدر ذہنی اور قلبی لگاؤ تھا کہ ان کے بغیر میں خود کو ادھورا سمجھا کرتی تھی اس دفعہ لجنہ لاہور کا سالانہ اجتماع ایسا ہوا کہ تیاری کے باوجود ثریا جسمانی کمزوری کے باعث شامل نہ ہو سکیں ورنہ لجنہ کی کونسی محفل تھی کہ ثریا نظر نہ آتیں۔ ان کی وفات سے چار دن پہلے میرے بیٹے اثمار نے ان کو جا کر کہا کہ خالہ جی آپ ادھر کچھ دنوں کے لئے آجائیں۔ کیونکہ ایک ماہ پیشتر ان کی چھوٹی بہن حسن آراء جو امریکہ جانے کے پانچ دن بعد وہاں بیمار ہوئیں اور آٹھ دن بعد ان کی وفات ہو گئی ثریا ان کی غیر حاضری میں ان کے کہنے پر ان کے گھر مقیم تھیں حسن آراء کا اکلوتا بیٹا نعمان یوسف ان کا جنازہ لے کر لاہور آیا تو میں نے ثریا کو صابر و شاکر پایا مگر اب ان کی عمر سے زیادہ بڑھاپا ان کے چہرے پر پھیلا ہوا تھا جنازے کے ساتھ ربوہ گئیں۔ مگر آئیں تو کمزوری میں اضافہ نظر آرہا تھا بلڈ پریشر ہائی رہنے لگا۔ میرے بچوں سے بھی بہت محبت کرتی تھیں اسی لئے اثمار نے ان کی حالت رنجیدہ کو محسوس کیا تو اپنے گھر آنے کی دعوت دے ڈالی جو انہوں نے قبول کر لی مگر محترم مرزا صاحب کے کہنے پر ان کا فون آیا کہ میں تو آرہی تھی مگر یہ طبیعت کی خرابی کی وجہ سے منع کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو جواباً کہا کہ ابھی تو حسن آراء کی تعزیت کے لئے لوگ آجا رہے ہیں اچھا کیا جو آپ نہیں آئیں۔ میرے بیٹے اثمار نے ربوہ جانا تھا جو بیوی کو ہمراہ لے کر گئے تو اگلے دن ثریا کا فون آیا کہ رات اثمار کے جانے کے بعد سیالکوٹ سے مہمان تعزیت کے لئے آ گئے۔ پھر کہنے لگیں مجھے دکھ ہے کہ یہ کیسے ہوا کہ اثمار بات کہیں اور میں نہ مانوں؟ کبھی ایسا نہیں ہوا پچھ کیا سوچتا ہوگا۔ میں نے تسلی دی کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمت سے خالی نہیں ہوتے دیکھیں آپ کے ہاں مہمان آگئے اچھا ہوا آپ گھر پر رہیں پھر مجھے آنے کی دعوت دی کہ سارے دن کے لئے ان کے ہاں جاؤں اور پھر آخر میں بولیں۔ لو فیر۔ تم پر سلامتی ہو۔ خدا حافظ یہ آخری جملہ کہہ کر فون بند کیا۔ اگلے دن چار بجے اثمار بمع بیوی کے ربوہ سے آگئے ضروریات سے فارغ ہو کر میرے پاس آکر لیٹ گئے اور سفر کی روداد شروع کی کہ امی کل خالہ بشریٰ صاحبہ کے مزار پر میں بڑی دیر کھڑا رو رو کر دعا کرتا رہا مجھے ان کا پڑھانے کا دور یاد آ رہا تھا۔ چند ماہ پہلے جب وہ گھر آئیں آپ تو تھیں نہیں وہ میرے اور مبارکہ سے باتیں کرتی رہیں یہ ان کی آخری ملاقات تھی اثمار ابھی یہیں تک پہنچے تھے کہ فون کی گھنٹی بجی اور دیکھا تو مبارکہ اثمار فون لئے میرے پاس آرہی ہے اور کہہ رہی تائی جی آپ کا فون میں نے فون ریسیو کیا تو مرزا صاحب کی آواز آئی۔ آپا جی کل آپ نے کہا تھا ناں کہ خدا کے کام حکمت سے خالی نہیں ہوتے تو کیا آپ اس کی حکمت کی بات سننے کو تیار ہیں؟ میں نے کہا ضرور سنوں گی جواب ملا تو پھر سنیں ثریا اس کی حکمت کے تحت اس کے پاس چلی گئی۔ یہ خبر بجلی کی مانند مجھ پر گری یہ وہی وقت تھا جب ایک روز پہلے مجھے ثریا نے فون پر خدا حافظ کہا تھا میں چکرا گئی سب کو یہ خبر سنائی اثمار جلدی سے اٹھے اور مبارکہ اپنی پھوپھی رشیدہ کو لے کر چلے گئے مجھ میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی۔ تاہم میں نے فون پر ادھر ادھر اطلاعیں دیں۔ اور پھر اپنے بیٹے ڈاکٹر نصیر احمد اور زاہدہ نصیر کے آنے پر ان کے ہمراہ گھر سے چل دی۔ میں ثریا کے ہاں پہنچی وہ سوئی ہوئی لگ رہی تھیں چہرے پر اطمینان کی جھلک نمایاں تھی۔ اگلی صبح ان کی وصیت کے مطابق ان کو ربوہ تدفین کے لئے روانہ کیا گیا جہاں صاجزادی امتہ العزیز بیگم صاحبہ علالت طبع کے باوجود چہرہ دیکھنے کے لئے تشریف لائیں اور بھی محترم خواتین خاندان حضرت بانی سلسلہ تشریف لائیں جن کی تفصیل مجھے نہ مل سکی۔ غرضیکہ ایک کامیاب زندگی گزار کر ثریا بیگم صاحبہ اس جہاں سے رخصت ہو گئیں اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے بلند درجات سے نوازے اور ان کے شوہر محترم اور تینوں بچوں کا حافظ و ناصر ہو سیدہ صدر صاحبہ لجنہ لاہور کے یہ الفاظ پورے ہو گئے کہ "لمبا عرصہ کام کرنے والی آفس سیکرٹری تلاش کریں" ثریا بیگم صاحبہ نے 1966ء سے 26۔ اکتوبر 1997ء تک مسلسل کام کیا اور کام کی حالت میں ہی رخصت ہوئیں۔ خدا تعالیٰ ان پر اپنی رضا کی راہیں کھولتا رہے آمین۔

○○○

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ زبیدہ خان صاحبہ زوجہ مکرم قریشی صادق احمد صاحب 77/B نیو چوبرجی پارک لاہور۔ نے 67-12-6 کو ربوہ سے وصیت کی تھی۔ 1985ء کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ جس کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو براہ کرم سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان مربی سلسلہ

نیکی کا بدلہ

ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تین آدمی پہاڑ میں پھنس گئے تھے وہ اس طرح کہ انہوں نے پہاڑ کی غار میں ٹھکانہ لیا تھا۔ جبکہ ایک پتھر سامنے سے آگرا اور راستہ بند کر دیا۔ تب ان تینوں نے کہا کہ اب تو نیک کام ہی بچائیں گے۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے مزدور لگائے تھے۔ مزدوری کے وقت ان میں سے ایک کہیں چلا گیا۔ میں نے بہت ڈھونڈا۔ مگر نہ ملا تو میں نے اس کی مزدوری میں سے ایک بکری خریدی اور اس طرح چند سال تک ایک بڑا گلہ ہو گیا۔ پھر وہ آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ آپ کی مزدوری کی تھی۔ اگر آپ دیں تو عین مہربانی ہوگی۔ میں نے اس کا تمام مال اس کے سپرد کر دیا۔ اے اللہ! اگر تجھے میرا یہ نیک عمل پسند ہے تو میری مشکل آسان کر۔ اتنے میں تھوڑا پتھر اونچا ہو گیا۔

پھر دوسرے نے اپنا قصہ بیان کیا۔ اور پھر بولا کہ اے اللہ! اگر میری یہ نیکی تجھے پسند ہے تو میری مشکل آسان کر۔ پتھر ذرا اور اونچا ہو گیا۔ پھر تیسرے نے کہا کہ میری بوڑھی ماں تھی ایک رات کو اس نے پانی طلب کیا۔ میں جب پانی لایا تو وہ سو چکی تھی میں نے اس کو نہ اٹھایا کہ کہیں اس کو تکلیف نہ ہو اور وہ پانی لئے تمام رات کھڑا رہا۔ صبح اٹھی تو اسے دے دیا۔ اے اللہ! اگر تجھے میری یہ نیکی پسند ہے تو مشکل کو دور کر۔ پھر اس قدر پتھر اونچا ہو گیا کہ وہ سب نکل گئے۔ اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نیکی کا بدلہ دے دیا۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 26)

اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے کہ جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے اس کا بدلہ اور اجر اسے ملتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک مجلس عرفان میں یہ واقعہ بیان کیا کہ "ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ میں تجھے جادو سکھلا دوں۔ شرط یہ ہے کہ تو کوئی بھلائی نہ کرے۔ جب دنوں کی تعداد پوری ہو گئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا کہ تو نے ان دنوں میں ضرور کوئی بھلائی کی ہے جس کی وجہ سے تو نے جادو نہیں سیکھا۔ اس نے کہا میں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا سوائے اس کے کہ راستہ سے کانٹا اٹھایا۔ اس نے کہا بس یہی تو ہے جس کی وجہ سے تو جادو نہ سیکھ سکا تب وہ بولا۔ خدا تعالیٰ کی بڑی مہربانیاں ہیں کہ اس نے اس ذرہ سی نیکی کے بدلہ بڑے بھاری گناہ سے بچا لیا۔

(ملفوظات جلد ششم ص 26)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبارک ایام شروع ہو چکے ہیں۔ رحمتوں۔ برکتوں اور الٰہی افضال کے یہ دن ہیں۔ اس لئے پوری جدوجہد اور کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ نیکیاں بجا لانی چاہئیں۔ روزہ اتنی عظیم الشان نیکی ہے کہ اس نیکی کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اپنا دیدار نصیب فرماتا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔ کسی نیکی کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ بدلہ اور جزا دینے والی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہ چاہے تو بظاہر معمولی نظر آنے والی نیکی کا بہت بڑا بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہمیں اس خدا کی پرستش کرنی چاہئے جو کہ ذرا سے کام کا بھی اجر دیتا ہے۔ خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دے دیتا ہے تو وہ اس کا بھی بدلہ دیتا ہے دیکھو ایک عورت جنگل میں جا رہی تھی۔ رستہ میں اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا۔ اس نے اپنے بالوں کا رسہ بنا کر کنویں سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلایا جس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کر لیا ہے۔ وہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص 26)

ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں دونوں لکھ لی ہیں۔ اور ہر ایک کو واضح کر دیا ہے۔ پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے کر نہ سکے تو اسے پوری نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر وہ نیت کے بعد اس نیکی کو عملاً کرے تو اللہ تعالیٰ سات سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کے ارتکاب سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں اس کی ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ ہاں اگر کوئی جان بوجھ کر عملاً بدی کرے تو اللہ کے پاس اس کی ایک بدی شمار ہوگی۔

نیک نظر آنے والے اعمال بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض نیک کام محض عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں یا ان میں دکھاوا اور ریا ہوتا ہے مگر یہ سب بے فائدہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ دلوں پر ہوتی ہے اس لئے ہر نیکی خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لئے کرنی چاہئے خواہ وہ چھوٹی نیکی ہو یا بڑی اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ اور اجر ضرور دیتا ہے۔ مثلاً خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے ملنا۔ سلام کا جواب دینا۔ راستہ میں ایذا دینے والی چیز کا ہٹا دینا۔ غریبوں، محتاجوں اور مسکینوں کی حسب توفیق مدد کرنا۔ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا ادب کرنا وغیرہ یہ سب نیکیاں ہیں اگر ان میں خدا کی رضا کو مد نظر رکھا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے"۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ایسی نیکیاں بجا لانے کی توفیق بخشے جن پر اس کے پیار کی نگاہ پڑ رہی ہو اور یہی نیکی کا بہترین بدلہ ہے۔

O

اب تیرے بعد اور کو چاہیں نہیں نہیں
اٹھیں کسی طرف یہ نگاہیں نہیں نہیں

جچتا نہیں نگاہ میں کوئی ترے سوا
ہم حسنِ ماسوا کو سراہیں نہیں نہیں

تم آؤ یا نہ آؤ تمہیں اختیار ہے
پھیلی ہوئی سمیٹ لیں باہیں، نہیں نہیں

تم پہ نہ حرف آئے کہیں اے مرے نگار
کوئی سنے ہماری کراہیں، نہیں نہیں

اُف دل گرفتگانِ محبت کے حوصلے!
آنکھوں میں اشک ہونٹوں پہ آہیں، نہیں نہیں

محوِ سفر ہیں اور ہمیں یہ یقین ہے
منزل پہ لے کے جائیں یہ راہیں، نہیں نہیں

خالد اب ان کا ہاتھ سے دامن نہ چھوڑنا
ہم کو کہیں ملیں گی پناہیں، نہیں نہیں

عبدالمنان خالد

(پندرہ روزہ "المصلح" یکم تا 31 اکتوبر 1997ء)

بقیہ صفحہ 3

وہ سکول دکھایا جو ایک خاصی بڑی عمارت میں ہے اور جس میں نہ صرف پاکستانی بلکہ دیگر ممالک کے نوجوان بھی آ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ 1976ء کی بات ہے یہ سکول اب تک قائم ہے یا نہیں اس کا بھی مجھے کوئی علم نہیں۔ لیکن بہرحال میں انعام اللہ خان صاحب سے متاثر تھا اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ بھی چونکہ احمدیہ جماعت کے کام سے متاثر ہو کر واپس آئے تھے۔ ان کے دل میں میری بھی بڑی قدر تھی۔ میں ان کا ممنون ہوں۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر خاتمی کا سی این این پر امریکیوں سے مجوزہ خطاب

ایران کے صدر محمد خاتمی مغربی ملکوں اور خاص طور پر امریکہ سے تعلقات بہتر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے امریکی ٹیلی ویژن ادارے سی این این کی یہ پیشکش بھی قبول کرلی ہے کہ صدر خاتمی اس ٹیلی ویژن پر امریکی عوام سے خطاب کریں۔

تاہم ایران کے امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر بنا لینا اتنا آسان کام بھی نہیں ہے۔ ایران کے طرز حکومت میں ملک کا پس پردہ سربراہ ملک کا مذہبی لیڈر ہوتا ہے جو کہ پہلے تو آیت اللہ خمینی تھے اور ان کی وفات کے بعد آیت اللہ خامنائی ہوئے ہیں س۔ آیت اللہ خامنائی اس وقت ایران میں قدامت پسند حلقوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اور ان سے یہ بات منسوب کی جارہی ہے کہ وہ صدر خاتمی کے لبرل خیالات کو پسند نہیں کرتے۔

صدر خاتمی کی امریکہ سے تعلقات بہتر بنانے کی کوششوں کو ایک قدامت پسند اخبار روزنامہ قدس نے تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اور صدر خاتمی کو امریکہ کی حکومت سے مذاکرات کرنے پر خبردار کیا ہے۔ یہ روزنامہ ایران کے ایوان اقتدار میں بااثر قدامت پسند حلقوں کا حامی ہے۔ اس اخبار کا کہنا ہے کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات کے معاملے میں اعلیٰ روحانی رہنما آیت اللہ خامنائی کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

○○○

صدر کلنٹن مقروض ہو گئے

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے مقروض ہونے کی خبر دوسری بار آئی ہے۔ اس سے پہلے جب وہ دوسری بار صدارت کا الیکشن لڑنے کے لئے تیاری کر رہے تھے تو ان کے بارے میں ایسی خبریں آئی تھیں۔ جس پر بعض لوگوں نے امریکہ کے صدر پر داد و تحسین کے ڈونگرے بھی برسائے کہ امریکہ کا صدر کتنا دیانت دار ہے!

اب دوسری دفعہ ایسی ہی خبر آئی ہے۔ اگرچہ صدر کلنٹن نے کوئی انتخاب نہیں لڑنا۔ کیونکہ امریکی طرز حکومت میں کوئی شخص دو بار سے زیادہ صدارت کے عہدے پر نہیں رہ سکتا۔ اور اب صدر کلنٹن دوسری بار منتخب ہو چکے ہیں اور دوسری ٹرم کا نصف عرصہ بھی انہوں نے پورا کر لیا ہے۔

صدر کلنٹن کے مقروض ہونے کی تفاصیل یہ ہیں کہ صدر کے حامیوں نے اس فنڈ کو بند کر دیا جو صدر اور ان کی اہلیہ کے ان وکیلوں کی فیسوں کی ادائیگی کے لئے قائم کیا گیا تھا جو مختلف عدالتوں میں قانونی مقدمات لڑ رہے ہیں۔ یہ فنڈ تین سال پہلے ان قانونی بلوں کے انبار کی ادائیگی کے لئے صدر کلنٹن کی مدد کے لئے' قائم کیا گیا تھا۔ ان کیسوں میں وائٹ واٹر نامی زمین کا سودا۔ اور صدر کلنٹن کے خلاف ریاست ارکنساس میں ایک خاتون پولا جونز کی جانب سے جنسی تشدد کا مقدمہ شامل ہے۔ اس فنڈ کے ذریعے دس لاکھ ڈالر کی رقم جمع کی گئی۔ تاہم ایک نئی مشکل آپڑی کہ صدر کی پارٹی یعنی ڈیموکریٹک پارٹی کے چندے اکٹھے کرنے کے بارے میں تحقیقات شروع ہو گئی۔ اس پارٹی پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے صدر کلنٹن کی انتخابی مہم چلانے کے لئے ناجائز ذرائع سے چندے اکٹھے کئے۔ ان الزامات سے خائف ہو کر اس ٹرسٹ میں دی جانے والی رقوم کی تعداد بہت کم ہو گئی۔ چنانچہ اس ٹرسٹ کے منتظمین نے اس فنڈ کو اب بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ اب بھی کلنٹن فیملی کو وکلاء کی فیسوں کی مد میں 30 لاکھ ڈالر کی ادائیگی کرنی ہے چنانچہ اب پارٹی کے عہدیدار اس کی ادائیگی کے لئے متبادل طریقوں پر غور کر رہے ہیں۔

○○○

آسٹریلیا کے جنگلوں میں آگ

چند ماہ پہلے انڈونیشیا کے جنگلوں میں ایسی آگ لگی تھی جس نے ہمسایہ ممالک تک دھوئیں کی چادر پھیلا دی تھی اور لوگوں کو ماسک استعمال کئے بغیر زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا اور کئی ممالک کی مشترکہ کوشش کے بعد اس پر قابو پایا جاسکا تھا۔

اب خبر ملی ہے کہ آسٹریلیا کے علاقے جنوبی ویلز اور اس کی نزدیکی ریاست وکٹوریہ کے جنگلوں میں لگی ہوئی آگ پر قابو پانے میں سخت مشکل پیش آرہی ہے۔ بی بی سی ٹی وی کے مطابق آگ بجھانے کی کوششوں میں ایک شخص ہلاک اور 7 زخمی ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ پچھلے مہینے آگ پر قابو پانے کی کوشش میں 6۔ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس طرح سے مجموعی طور پر ہلاک ہونے والوں کی تعداد 7 ہو چکی ہے۔ خشک جنگلوں میں آگ لگتی ہے تو اس پر قابو پانا دنوں کی بات نہیں ہوتی لیکن مہینوں اس میں لگ جاتے ہیں۔ آسٹریلیا جدید دور کا ترقی یافتہ ملک شمار ہوتا ہے جس کے پاس وسائل کی بھی فراوانی ہے۔ لیکن غیر آباد علاقہ زیادہ اور جنگل بھی سینکڑوں میلوں پر پھیلے ہوئے ہیں پھر موسم گرم اور خشک ہے جس کی وجہ سے جنگل آگ پکڑنے کے لئے گویا تیار ہوتے ہیں۔

○○○

سابق بھارتی وزیر خزانہ کا بیان

کانگریس سے تعلق رکھنے والے سابق بھارتی وزیر خزانہ من موھن سنگھ نے کہا ہے بھارتی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے اور جلد تر اس کے بہتر ہونے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ 60 کروڑ بھارتی ووٹرز آئندہ بھی نعروں اور وعدوں سے جی بہلائیں گے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ بھارتی لیڈر بھارت سے غربت ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ انہوں نے بھارت کی بڑھتی ہوئی آبادی کو معیشت کی راہ میں سب سے بڑی روک قرار دیا۔

بقیہ صفحہ 3

ارشاد پر جلسہ مذاہب عالم منعقد کیا گیا تو یہودیت کے نمائندہ نے اس جلسہ میں آنے سے انکار کر دیا۔ اس پر انہوں نے خود ہی مطالعہ کر کے 15 منٹ کا ایک مضمون یہودیت کے بارے میں پڑھا یہ اتنا اچھا مضمون تھا کہ لوگ پوچھتے رہے کہ کیا یہ یہودی ہیں؟ ان کو بتایا جاتا کہ خدا کے فضل سے یہ مخلص احمدی ہیں تو بڑے حیران ہوتے۔ یہ ہر اتوار کو مشن ہاؤس باقاعدگی سے آتے ہیں۔ ٹیکنیکل کام بجلی پانی وغیرہ کے مسائل خود ہی حل کر لیتے ہیں۔ صبح آتے ہیں تو شام کو گھر واپس جاتے ہیں۔ اس ملک کے حالات کے اعتبار سے ان کا اخلاص اور دین کے لئے وقت دینا ایک حیران کن اور ایمان افروز امر ہے۔

مکرم عبد الرشید صاحب کی شادی چند دن قبل ربوہ میں ایک مخلص احمدی گھرانے کی بچی سے ہوئی ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ جب آپ کی ایک پاکستانی احمدی گھرانے سے شادی کی تجویز ہوئی تو آپ کو فکر نہ ہوا کہ زبان تمدن اور معاشرت کے فرق کی وجہ سے کس طرح یہ شادی کامیاب ہو سکے گی؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے زیادہ فکر یہ تھی کہ میں اپنی والدہ محترمہ کو کس طرح مطمئن کروں۔ میں ہر معاملے میں والدہ سے مشورہ کرتا ہوں اور ان کی اجازت حاصل کرتا ہوں۔ ان کو میں نے احمدیت کے حوالے سے اطمینان دلایا تو انہوں نے بھی مجھے اجازت دے دی۔

مکرم الے ساندرو گار سیئا عبد الرشید صاحب سے آخری سوال یہ تھا کہ پاکستان آپ کو کیسا لگا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ربوہ میں احمدیوں کی دوستانہ فضا اور ان کے خلوص اور محبت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ہر شخص جس سے میں ملا انتہائی محبت سے ملا۔ یہ میرے لئے بہت اچھا ہوا کہ مجھے ایک ماہ یہاں رہنے کا موقع ملا۔ اور یہاں کے لوگوں کو گہرائی سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ یہاں کے لوگ جن سے میں ملا بہت خوش مزاج ہیں۔ اگرچہ برازیل میں بھی خوش مزاج لوگ ہیں لیکن یہاں کے لوگوں کی محبت ان کے چہروں سے ٹپکتی تھی ہر شخص لگتا ہے کہ دل کی گہرائی سے مجھ سے محبت رکھتا ہے۔

آخر میں انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ ان کو انٹرویو کا موقعہ دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نوجوان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کو استقامت سے احمدیت کی بڑھ چڑھ کر خدمات بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(خاکسار نسیم سیفی۔ عرض کرتا ہے کہ عبد الرشید صاحب کی شادی خاکسار کی خالہ زاد بہن عزیزہ صفیہ بشیر احمد کی بیٹی سے ہوئی ہے)

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 7-جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
2-00 درس کلام الٰہی (نمبر7) حضرت صاحب ازبیت الفضل-یو-کے-1998ء
3-45 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-سیرت-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
6-00 لقاء مع العرب-
6-30 انڈونیشین پروگرام-احمدیت کیا ہے-
7-15 بنگالی پروگرام-
8-00 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-05 تلاوت-سیرت-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

جمعرات 8-جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-
2-00 درس کلام الٰہی (نمبر8) 1998ء از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت بیت الفضل لندن-
3-45 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 درس کلام الٰہی (نمبر8) 1998ء-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل لندن-
8-45 اردو کلاس-
10-00 حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب
7-00 درس کلام الٰہی (نمبر7) دوبارہ حضرت صاحب از بیت الفضل یو-کے-1998ء-
8-45 اردو کلاس-
10-00 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-سیرت-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-کلام الٰہی کا صحیح تلفظ
12-00 سواحیلی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 روشنی کا سفر-
4-30 لائیو درس کلام الٰہی نمبر8-حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل لندن-1998ء
6-00 تلاوت-خبریں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ-

12-00 سندھی پروگرام-خطبہ کا ترجمہ-

1-00 مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب سے گفتگو-

1-55 لقاء مع العرب-

3-00 اردو کلاس-

4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-جماعت احمدیہ کے اخبارات ورسائل-

4-30 لائیو-درس کلام الٰہی (نمبر9)1998ء- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل لندن-

6-00 تلاوت-خبریں-

6-30 انڈونیشین پروگرام-

7-15 بنگالی پروگرام-

8-00 ہومیوپیتھی کلاس-

9-00 لقاء مع العرب-

10-00 روسی پروگرام-

11-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-

11-30 اردو کلاس-

بقیہ صفحہ 1

ویژن) سے سیکھا تھا اور اس کا بہت اچھا اثر طبیعت پہ پڑا- لیکن یہ ایک واقعہ نہیں امریکہ میں میں نے بارہا دیکھا کہ وہاں (احمدیہ ٹیلی ویژن) کلاس سے بھی زیادہ گہرا اثر پڑ چکا ہے اور بچیوں کی کایا پلٹ گئی ہے- وہ بیرونی دنیا کو چھوڑ کر جماعت کے اندر کی طرف سفر اختیار کر چکی ہیں-

تو تربیت محض یہ کہنے سے نہیں ہوگی کہ اچھے کام کیا کرو' برے کام چھوڑ دو- کیونکہ اس نصیحت سے بعض دفعہ طبیعتیں اور بھی متنفر ہو جاتی ہیں- تربیت کے لئے حکمت عملی کی ضرورت ہے- عقل سے کام لیں اور بچوں کے دلوں میں وہ ہیجان پیدا کریں جو ہیجان ان کو واپس خدا کی طرف کھینچ لائے- اگر ایسا کرنے میں آپ کامیاب ہو جائیں جو مشکل کام نہیں رہا اور (احمدیہ ٹیلی ویژن) اس میں (اگر اللہ نے چاہا تو) آپ کی مددگار ہوگی تو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں فرق پڑے گا- اس کا ایک تجربہ میں نے اپنی ملاقاتوں کے دوران کر کے دیکھا- جن بچوں بچیوں کے متعلق محسوس ہوا کہ وہ گویا ہمارے نہیں رہے' ان سے ضمناً میں نے پوچھا کہ (احمدیہ ٹیلی ویژن) بھی آپ کبھی دیکھتے ہیں تو جواب ملا کہ ہمارے گھر میں ہے ہی نہیں- صاف پتہ چلا کہ (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے ہونے اور نہ ہونے کا ایک فرق ہے- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو تربیت کی توفیق بخشے-

دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے کی بھی بہت ضرورت ہے مگر اس تربیتی حالت میں آپ کیا توجہ دیں گے- جب تک تربیت کی حالت بہتر نہ ہو لوگوں کو ایسے گھروں میں داخل کرنا جو خود بے دین ہو رہے ہوں ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا- جماعت کی تربیت مضبوط کریں اور وہ مضبوط تربیت اپنی ذات میں ایک غیر معمولی کشش کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف کھینچے گی- آج (دعوت الی اللہ) کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اپنے اندر روحانی عادات پیدا کریں- اللہ سے تعلق اور محبت پیدا کریں اور وہ ایک ایسی کشش ہے جس کا مقابلہ بیرونی دنیا نہیں کر سکتی- وہ کشاں کشاں چلے آئیں گے اگر آپ کے اندر وہ خدائی علامات دیکھیں گے- پس صرف بچوں کی تربیت کی طرف نہیں اپنی تربیت کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں-

(از خطبہ 3-اکتوبر 1997)

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا.....)

12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)

1-00 (دن) شعری نشست-

4-00 (دن) کمپیوٹرس کے لئے

6-00 (شام) خطبہ

7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات

8-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹرس کے لئے-

12-00 (دن) سرائیکی پروگرام-(بالعموم ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) میڈیکل میٹرز

8-00 (شب) بچوں سے ملاقات-

اتوار

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)-

1-00 (دن) مجلس عرفان

8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات

سوموار

12-00 (دن) درس کلام الٰہی

4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس

8-00 (رات) ہومیوپیتھی کلاس-

منگل

12-00 (دن) پشتو پروگرام-

1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)-

4-00 (شام) میڈیکل میٹرز-

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس

11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز

10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)-

11-30 (دن) یسرنا (-)-

1-00 (دن) ہماری کائنات-

4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-

جمعرات

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)

11-00 (دن) بچوں سے ملاقات-

11-30 (دن) یسرنا (-)

12-00 (دن) سندھی پروگرام-(ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت-

4-00 (شام) المائدہ پروگرام-

4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات

8-00 (رات) ہومیوپیتھی کلاس-

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا-

نوٹ :- روزانہ صبح 5 بجے' دن 11 بجے' شام 5 بجے' رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے- اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں- احباب ان سے استفادہ کرسکتے ہیں-

☆O☆O☆O☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب واہلہ دارالنصر غربی الف ربوہ کی بائیں آنکھ کا کالا موتیا کا اپریشن 97-12-30 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیاب ہو گیا ہے- جملہ احباب سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے اور مکمل صحت و تندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کیلئے ضلع گجرات اور ضلع منڈی بہاؤالدین کے دورہ پر آ رہے ہیں- تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے-

اعلان فیلوشپ

○ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن نے KANUPP کے ذریعہ ایم ایس سی نیوکلیئر پاور انجینئرنگ میں فیلوشپ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں- یہ پروگرام NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی سے الحاق شدہ ہے اور دو سالہ پروگرام ہے- تعلیمی قابلیت میں کم از کم 4 سالہ انجینئرنگ پروگرام (الیکٹریکل' مکینکل' کیمیکل' الیکٹرانکس' میٹالرجیکل' کمپیوٹر سسٹم) یا ماسٹرز (فزکس' اپلائیڈ فزکس' کمپیوٹر سائنس) ہونا لازمی ہے- داخلہ کے وقت زیادہ سے زیادہ عمر 30 سال ہونی چاہئے- داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا-

داخلہ فارم کراچی' لاہور' ملتان' کوئٹہ' پشاور اور اسلام آباد میں واقع سنٹرز سے دستیاب ہیں جن کی تفصیل مورخہ 2-جنوری 98ء کے ڈان میں درج ہے- فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23-جنوری 98ء ہے-

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 2

اعزاز ہے- دیگر اہم ذمہ داریوں کے علاوہ آپ 1984ء سے تاحیات سوائے دو سال کی بیماری کے مجلس مشاورت کی صدارت بھی فرماتے رہے-

حضرت امام جماعت الرابع نے اپنے خطبہ فرمودہ 12- دسمبر 1997ء میں آپ کی خوبیوں اور گراں قدر خدمات کا تذکرہ فرمایا اور آپ کی امامت کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت کا ذکر بھی فرمایا-

ہم انصار اللہ ربوہ اس سانحہ عظیم کے موقع پر اپنے محبوب امام حضرت امام جماعت الرابع' بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی و دیگر افراد خانہ و خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور حضرت صاحب اور خاندان حضرت بانی سلسلہ اور جماعت کو صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین

ہم ہیں ممبران مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان مسلم لیگ کی مرکزی کونسل نے کثرت رائے سے بلدیاتی انتخابات فروری 98ء میں کرانے کی تجویز مسترد کردی ہے اور مارچ یا اپریل میں بلدیاتی انتخابات جماعتی بنیادوں پر کرانے کی تجویز کی حمایت کی ہے۔ وزیراعظم نے خود ارکان سے ہاتھ کھڑے کرا کر رائے لی۔ انتخابات کے بارے میں حتمی تاریخ فیصلہ کابینہ کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ مارچ میں مردم شماری ہوگی اس لئے انتخابات کرانا ممکن نہیں۔ اس موقع پر وزیراعظم نے کہا کہ ملک کو اقتصادی بدحالی سے نکالنے کے لئے ہمیں پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہوگا جنرل کونسل نے لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے 4 کمیٹیاں بنادی گئی ہیں۔

○ لاہور پہنچنے پر صدر مملکت جسٹس (ر) تاڑر کا شاندار استقبال کیا گیا۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ نے خوش آمدید کہا اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ نمک حرام ایوان صدر سے نکل گیا ہے۔ یہ دشمن بھی چلے جائیں گے ملک پر صرف شریف خاندان مسلط ہے۔ لوگوں سے روزگار بھی چھن گیا ہے۔ ایوب دور میں 22 خاندانوں کی حکومت تھی اب صرف ایک فیملی کی حکومت ہے۔ غریبوں کو مہنگائی کے سوا کچھ نہیں ملا۔ لوگوں کو نوکریوں سے بھی نکالا جارہا ہے۔ برطرف ملازمین ایک ماہ کے اندر بحال نہ کئے گئے تو پیپلزپارٹی لاہور میں طاقت کا مظاہرہ کرے گی۔

○ صدر مملکت جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ میں پورے ملک کا صدر رہوں میں کسی ایک جماعت کا صدر نہیں ہوں۔ ایوان صدر آئندہ خیر کا مرکز بنے گا۔ آئینی ترامیم کے ذریعہ وہ تمام ابہام دور کریں گے جن کے باعث بحران پیدا ہوا تھا۔

○ وفاقی شرعی عدالت کے سابق جج شفیع محمدی نے کہا ہے کہ صدر مملکت کا باریش ہونا نظام اسلام کے نفاذ کی ضمانت نہیں ہے۔ خدا کے لئے اسلام کے نام کا استحصال نہ کیا جائے۔ منافقت سے پہلے ہی نقصان ہو چکا ہے۔ جنرل ضیاء بھی بڑے نعرے لگاتے تھے۔ لغاری بھی تہجد گذار تھے دونوں نے اسلامی نظام کے لئے کچھ نہیں کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر مملکت سے ہماری کوئی لڑائی نہیں ہے۔ نواز شریف سے مقابلہ جاری رکھیں گے۔

○ بھارت کے سب سے بڑے صوبے اترپردیش میں ہندو انتہا پسند جماعت جنتا پارٹی کی حکومت نے مسلمانوں کے لئے گائے کی پرستش لازمی قرار دے دی ہے۔ مسلمان طالب علموں کے لئے سکولوں میں بندے ماترم ترانہ گانا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے یہ حکم ماننے سے انکار کردیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے بھارتی آئین میں دیئے گئے حقوق کی پامالی ہوئی ہے۔

○ انگلینڈ میں شدید طوفان باراں کے بعد سیلاب نے تباہی مچادی۔ ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے۔ شدید بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔

○ جسٹس (ر) عبدالحفیظ چیمہ نے کہا ہے کہ آزادی کو نصف صدی گذر گئی ہے مگر ہم ملک کا تشخص اسلامی نہیں کرسکے۔ ادارے موجود ہیں مگر واضح اسلامی منزل کی طرف سفر نہیں کررہے عجیب تضاد عمل گھیر چکا ہے۔ ہم مغرب کی تقلید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے انٹرمیڈیٹ کے سلیبس میں ردوبدل کردیا ہے۔ 1998ء کے امتحانات نئے فارمولے کے تحت ہوں گے۔ سال اول اور دوئم کے یکساں 550 نمبر ہوں گے۔

○ کنٹرول لائن پر شدید جھڑپوں میں چھ بھارتی چوکیاں تباہ کردی گئی ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی نے کہا ہے کہ الطاف حسین کو عام معافی دینے کا سمجھوتہ نہیں ہوا۔

○ یورپی یونین میں شمولیت کے لئے ترکی میں سزائے موت کو ختم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ سوڈان میں عیسائی علیحدگی پسندوں کی انسانی حقوق کے نام پر اسلحہ سے امداد کی جاری ہے۔

○ سندھ کے روحانی پیشوا طاقتور پگارو خاندان کے اہم افراد اور پیر صاحب پگارو کے فرزند علی گوہر راشدی (سابق ایم این اے) نے پیپلزپارٹی میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے۔ علی گوہر راشدی کی شمولیت سے سندھ پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔ اور پگارو کو بھی دھچکا لگے گا۔

○ امریکی قونصل جنرل نے اپنے دورہ سیالکوٹ کے دوران کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کا استحکام چاہتا ہے مگر یہاں سب کو اپنی پڑی ہوئی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ امریکہ سپرپاور ہونے کے ناطے تمام دنیا کو اپنے دباؤ میں رکھ کر اپنی پسند کے فیصلے کرانا چاہتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت یہودیت' عیسائیت اور دیگر مذاہب کو تقویت دے رہی ہے۔ مسلمان اسلام سے بے بہرہ ہورہے ہیں۔ بھٹو نے جمعہ کی چھٹی کرکے قوم پر احسان کیا تھا۔ نواز شریف نے نحوست پھیلادی۔

○ پنجاب میں ضلع ٹیکس ختم کرکے محصول چنگی میں ضم کردیا جائے گا۔ فیصلہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر سیکرٹری بلدیات کی نگرانی میں پنجاب بھر کے تاجر نمائندوں کے اجلاس میں کیا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں کورم نہ پورا ہوسکنے پر اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے اس پر اپوزیشن نے شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو ایوان میں اکثریت حاصل ہے کورم پورا کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔

○ بھارتی اخبار "قومی ترانہ" نے لکھا ہے کہ افغانستان میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں سے گذشتہ سال میں ایک لاکھ افغان باشندے عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور انہیں مغربی ممالک بھیج دیا گیا ہے۔ عیسائی تنظیمیں رفاہ عامہ کے کاموں کے ذریعہ عیسائیت کی ترغیب دیتی ہیں۔ خانہ جنگی نے افغان باشندوں کو اتنا بے زار کردیا ہے کہ وہ اپنی بقا کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں۔

○ سال 97ء کے حوالے سے جرمن اخبارات کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے انتظامیہ کو عدلیہ کے خلاف صف آراء کر دیا۔ اور فوج کو صدر کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا۔ وائس آف جرمنی کے مطابق تبصرہ نگاروں کے خیال میں پاکستان میں اقتدار کا مطلب صرف دولت سمیٹنا ہے۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ 1997ء پاکستانی عوام کے لئے سیاسی ہچکولوں کا سال تھا نواز شریف غیر ضروری طور پر آئینی بحران پیدا کرنے کا باعث بنے۔ پاکستان کے نئے صدر کی حیثیت سے سینٹ کے غیر معروف رکن تارڑ کے بطور صدر پاکستان انتخاب کے ساتھ 97ء کا سال ختم ہوا۔ جناب تارڑ کو حکومت کا کوئی تجربہ نہیں۔ انہیں صرف نواز شریف کے ساتھ وفاداری کی وجہ سے چنا گیا ہے۔ آئینی ترامیم سے وزیراعظم اور پارلیمنٹ کو مزید اختیارات مل جائیں گے۔

○ ہیڈلبرگ یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ اکثر ڈینٹل سرجن کے پاس جاتے ہیں انہیں دل کا دورہ پڑنے کے امکانات 250 فیصد بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے جراثیم دانتوں میں انفیکشن کے ساتھ ساتھ دماغ کو خون فراہم کرنے والی شریانوں کو بھی متاثر کرتے ہیں۔۔ جو شریانوں میں "پلاک" چربی کی تہہ جما دیتے ہیں اور اس سے کسی وقت بھی دورہ پڑسکتا ہے۔ اس لئے دانتوں کی صفائی پر ضرور توجہ دینی چاہئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد رانجھا نے ایک رٹ پر فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا ہے کہ انسانی وقار اور گھر کی پرائیویسی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ جس کی خلاف ورزی سنگین جرم ہے۔ انہوں نے بلاوارنٹ گھر پر چھاپہ مارنے کے جرم میں دو تھانیداروں کو 20 ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی سنائی۔

ایکسوام قیمتی لیڈیز و جینٹس کی بہترین ورائٹی کا مرکز واحد کلام
ماڈرن کلاتھ ڈپو MC D
ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
پروپرائیٹر: حضور احمد فون دوکان 410416 رہائش 428838

فینسی گولڈ سمتھ
مسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

"ربوہ میں پہلی مرتبہ ملکی و غیرملکی تجربہ کے ساتھ ماہرانہ نگرانی میں پودوں کی نرسری اور لینڈ سکیپنگ کی سہولت، جس میں ہر قسم کے پھلدار، پھولدار اور آرائشی پودے دستیاب ہیں نیز اپنے گھر، کوٹھی کے لان کی آرائش و زیبائش، ڈیزائننگ اور لینڈ سکیپنگ کروائیں۔
ایورگرین نرسری 22/1 دارالفضل ربوہ فون 212012

★ طلائی چوڑیوں کی انواع واقسام ورائٹی
• آپ کی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی جانچ کیلئے اوقات کار میں تشریف لاسکتے ہیں
دوکان 212837 رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

اندرون یا بیرون ملک کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں کی بکنگ اور خریداری کے لئے تشریف لائیں ••
نیز غیر ممالک سے تشریف لانے والے احباب کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی واپسی ری کنفرمیشن کیلئے سروس موجود ہے
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
2/13 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون: 211550